Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 1234 1234
ISSN(P): 1234 1234
al-marjan.com.pk

Article QR

Al-Marjān
Research Center

Atheism: Origins and Evolution, Contemporary Manifestations, Impacts, and Suggestions for Islamic Discourse

الحاد: آغاز وارتقاء، عصری الحادی صورتیں، اثرات اور اسلامی تناظر میں سدِباب کی تجاویز

Authors

1. Hafiz Muhammad Naeem Saiful Islam
Lecturer, Islamic Studies, UET Main Campus Lahore, Punjab, Pakistan.
hafiznaeem40sp@gmail.com

2. Moqudas Habiba
M Phil Scholar, Institute of Islamic Studies, University of the Punjab, Lahore, Pakistan.

Citation

Islam, Hafiz Muhammad Naeem Saif and Moqudas Habiba " Atheism: Origins and Evolution, Contemporary Manifestations, Impacts, and Suggestions for Islamic Discourse." Al-Marjān Research Journal, 1, no.1, Jan-June (2023): 23– 38.

History

Received: January 10, 2023, **Revised**: February 16, 2023, **Accepted**: March 29, 2023, **Available Online**: June 25, 2023.

Publication, Copyright & Licensing

Al-Marjān
Research Journal

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

Copyright Muslim Intellectuals Research CenterAll Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Atheism: Origins and Evolution, Contemporary Manifestations, Impacts, and Suggestions for Islamic Discourse

الحاد: آغاز وارتقاء، عصری الحادی صورتیں، اثرات اور اسلامی تناظر میں سدِباب کی تجاویز

*حافظ محمد نعیم سیف الاسلام *مقدس حبیبہ

Abstract

Atheism, tracing its origins from antiquity to the present day, has undergone a profound transformation in both its conceptualization and manifestation. Initially emerging as skepticism towards prevailing religious beliefs, atheism has evolved into a multifaceted ideological spectrum encompassing various philosophical, scientific, and cultural perspectives. Atheists are non-believers; a group of people who merely have secular concepts, they don't have the Islamic and specific religion they follow merely man-made theories. Atheists believe there doesn't exist divine and His powers. They deem everything is being placed by its own and no body, no power is circulating it.No force can intervene and no one can judge and rule the whole universe, there is no truth behind the commandments of the divine, His power, and His creature So, in this way they are considered non-believers and infidel of the Islam because they don't follow the religion even though some of they commit the blasphemes act. Muslims follow Islam they follow the commandments of one Allah and firmly believe in Hazrat Muhammad(PBUH). They Prohibit every act which is against Islam and the Quran.In every domain, Quran is the Perfect guidance to combat their riddles. Allah Almighty gives us the right path to follow and redemption from hell. Believers who accept and have firm determination upon them (Quran and Sunnah) they are succeeded in the real world. This is the main idea of this conference. We also discuss the effects of atheism on muslins in this conference paper. In conclusion, addressing atheism within Islamic discourse requires a multifaceted approach that combines theological insights, philosophical reasoning, and empirical evidence. By promoting intellectual engagement, nurturing spiritual growth, and fostering dialogue, Islamic communities can effectively respond to the challenges posed by atheistic worldviews while upholding the integrity of Islamic teachings and values.

Keywords: Atheism, Evolution, Contemporary, Impacts, Islamic Discourse

* لیکچرر، اسلامیات، یو ای ٹی مین کیمپس لاہور، پنجاب، پاکستان۔

* ایم فل اسکالر، انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

تعارف

عصرِ حاضر میں مسلم معاشروں کو نظریہ الحاد کا فکری چیلنج درپیش ہے، الحادی فکر کا مقابلہ کرنے کے لیے اور مسلم معاشروں کو اس سے محفوظ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ اس نظریہ کا عمیق مطالعہ کیا جائے، اسے سمجھ کر مدلّل انداز اپناتے ہوئے نظریاتی میدان میں اس موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی جائے اور ساتھ ہی اسلامی تناظر میں اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے حوالے سے تجاویز پیش کی جائیں۔ اس مقالے میں الحاد کی تعریف، تاریخ ، اقسام، اسباب، ملحدین کی سرگرمیاں اور اسلامی معاشروں پر اس کے اثرات بیان کرتے ہوئے اسلامی تناظر میں اس کا حل اور تجاویز پیش کی جائیں گی۔

الحاد کی تفہیم

الحاد کا مادہ (ل. ح. د) ہے جس کے معنی حق سے انحراف کرنا ہے۔ لحد یلحد۔ لحد فی الدین، یعنی: "مذہب سے پھر جانا، دین میں طعن کرنا، جھگڑا کرنا، احکام خداوندی کو ترک کرنا۔"[1]

الحاد کی تعریف 'فیروز اللغات' میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ "سیدھے راستے سے کترا جانا، دینِ حق سے پھر جانا، ملحد ہو جانا"[2]

ملحد اس شخص کو کہتے ہیں جو حق سے روگردانی کرے اور اس میں ایسی چیز کی آمیزش کرے جو اس میں نہیں ہے، اس کا ایک اور مفہوم بھی بتایا گیا ہے: یلحدون ای یعترضون۔ یعنی وہ اعتراض کرتے ہیں"[3]

مریم ویبسٹر ڈکشنری کے مطابق: "

The belief that there is no God[4]."

"ایسا عقیدہ جس میں کسی خدا کا تصور موجود نہ ہو"

امام راغب اصفہانی الحاد کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ترک القصد فیما امربه و أشرك بالله أو ظلم أو احتكر الطعام[5]

"الحاد کے معنی جس بات کا حکم دیا گیا ہے اس کا ارادہ ہی نہ کرنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ظلم کرنا اور خوراک کی ذخیرہ اندوزی ہے۔"

تاج العروس کے مطابق:

أشرك بالله تعالى هكذا في سائر النسخ التي بأيدينا ونقله المصنّف في البصائر عن الزجاج والذي في أُمَّهات اللغة: وقيل: الإِلْحَادُ فيه: الشَّتُّ في اللهِ قاله الزَّجَّاجُ هكذا نقله في اللسان فلْيُنْظَر أو أَلْحَدَ في الحَرَمِ ظَلَمَ وهو أيضاً قولُ الزَّجَّاج أو الْحَدَ في الحَرَمِ احْتَكَرَ الطَّعَامَ فيه وهو مأْخُوذ من الحَدِيث عن عُمَرَ احْتِكَارُ الطَّعَامِ في الحَرَمِ إِلْحَادٌ فِيه[6]

"کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا الحاد ہے۔ ہمارے پاس جس قدر بھی نسخے ہیں وہ البصائر کے مصنف زجاج

---

1 لوئیس معلوف، **المنجد** (کراچی، دار الاشاعت، 1994ء)، 914۔

2 فیروز الدین، **فیروز اللغات** (لاہور: فیروز سنز، 2010ء)، 114

3 کرم شاہ الازہری، **تفسیر ضیاء القرآن** (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 1965ء)، 335

4 Webster Comprehensive Dictionary (Chicago: Ferguson Publishing Company, 2000), 91

5 راغب، امام اصفہانی، **مفردات القرآن** (لاہور، المکتبہ القاسمیہ، 1943ء)، 315

6 محمد بن محمد، زبیدی، **تاج العروس** (بیروت، دار الکتب المورد، 1934ء)، 2253

اور لغت کی بڑی کتب یہی معنی بیان کرتی ہیں اور اس کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ کی ذات میں شک کرنا اس کو زجاج نے بیان کیا اور لسان العرب میں بھی اس طرح نقل کیا گیا ہے تو غور و فکر مطلوب ہے یا (اس کا معنی یوں بھی ہے) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا حرم میں الحاد کرنا، ظلم کرنا وغیرہ کے زمرے میں آتا ہے۔ حضرت عمر سے ماخوذ ہے کہ خوراک کی ذخیرہ اندوزی کو بھی الحاد کہتے ہیں۔"

جولین بیجینی نے "Atheism: A Very Short Introduction" میں الحاد کی تعریف اس طرح بیان کی ہے.

"It is the belief that there is no God or gods[7] ."

"ایک خدا یا کسی بھی خدا کو نا ماننے کا نام ایتھیزم یا الحاد ہے"

مندرجہ بالا تعریفات سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ الحاد در حقیقت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک طرز فکر اور سوچ کا نام ہے۔ ایسی منحرف سوچ جس میں ہر وہ عمل شامل ہے جو عقیدہ توحید اور اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے فرمودات سے ٹکرائے اور خالق کے مد مقابل مخلوق کو لا کھڑا کرے۔ خدا اور مذہب پر یقین نہ رکھنے والوں کو "خذ" کہا جاتا کو کہا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی خالق کو سرے سے مانتے ہی نہیں بلکہ ان کے نزدیک خدا، دیوتا یا مافوق الفطرت ہستیوں کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

الحاد کے مترادف الفاظ

لغت کی کتابوں میں "ہریہ" اور "زندیق" الحاد کے مترادف الفاظ ہیں۔ علم الکلام کے ماہرین نے بھی الحاد کی اصطلاح کے ساتھ "زندیق" کا لفظ اس کے مترادف کے طور پر استعمال کیا ہے جس کے معنی بے دین ہونا، بداعتقاد ہونا (صفت)، نیز باطن میں کفر اور ظاہر میں ایمان بیان ہوئے ہیں۔[8] احمد امین فرماتے ہیں کہ: "عربی زبان میں زندیق کا لفظ نہیں تھا۔ عرب لوگ جب اس مفہوم کو ادا کرنا چاہتے تھے تو ملحد یا دہری کہا کرتے تھے۔[9] امام جوہری لفظ "زندیق" کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ:

الزنديق من الثنوية، وهو معرب، والجمع: الزنادقة،والهاء (أي التاء الموقوف عليها بالهاء)
عوض من الياء المحذوفة، وأصله زناديق، (والفعل من ذلك) تزندق، والاسم: الزندقة[10]"

"زندیق ثنویت کی ایک شاخ ہے۔ یہ لفظ معرب ہے جس کی جمع زنادقہ آتی ہے۔ تزندق اس سے فعل اور زندقۃ اسم آتا ہے۔"

اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ زندقہ بھی یہودیت اور نصرانیت کی طرح کوئی خاص مذہب ہے اور عام طور پر الحاد اور بددینی کے معنوں میں اس کا استعمال ایک نئے معنی ہیں جو بعد میں پیدا ہوئے ہیں۔ مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ لفظ زندیق بھی الحاد سے ملتا جلتا ایک قسم کا کفر نفاق ہے۔ یعنی ایسا شخص جو ظاہر میں قرآن اور احادیث نبوی کو ماننے کا دعویٰ اور اقرار کرے لیکن آیات قرآنی کے معانی ایسے گھڑے جو دوسری نصوص قرآن وسنت اور اصول اسلام کے منافی ہوں۔ الغرض یہ کہ زنادقہ وہ لوگ ہوئے جنہوں نے فکری و عملی دونوں صورتوں میں اسلام سے انحراف کیا اور الحاد کے راستے میں پڑتے گئے۔

قرآن کی روشنی میں الحاد کے معانی

قرآن مجید میں لفظ الحاد کا اطلاق سیاق و سباق کے مطابق مختلف معانی پر ہوا ہے۔ قرآن مجید میں یہ کلمہ کبھی لغوی معانی میں استعمال ہوا ہے اور کبھی اصطلاحی معنی میں۔ مجموعی طور پر قرآن مجید میں الحاد کا لفظ کجروی، پناہگاہ اور انحراف کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

---

7 Julian Baggini, Atheism: A Very Short Introduction (New York: Oxford University Press, 2003),3.

8 محمد بن اسماعیل البخاری، **صحیح بخاری** (لاہور، فرید بک سٹال، 2005)، 432، حدیث 5866

9 احمد امین، **فجر الاسلام** (بیروت، دار الکتاب العربی، 1971ء)، 335

10 ابن منظور، **لسان العرب** (بیروت، دار الصادر، 1955ء)، 140۔

- إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَنْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ سَوَّاءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَالْبَادِ وَمَنْ يُرِدْ فِيْهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيْم [11] ترجمہ: " بیشک جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور (دوسروں کو) اللہ کی راہ سے اور اس مسجد حرام (کعبۃ اللہ) سے روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں کے لئے یکساں بنایا ہے اس میں وہاں کے باسی اور پردیسی (میں کوئی فرق نہیں)، اور جو شخص اس میں ناحق طریقہ سے کج روی (یعنی مقررہ حدود و حقوق کی خلاف ورزی کا ارادہ کرے ہم اسے دردناک عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔"

اس آیت میں الحاد کا لفظ کجروی یا خلاف ورزی کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔

- وَ اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهِ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا [12] ترجمہ: اور آپ وہ (کلام) پڑھ کر سنائیں جو آپ کے رب کی کتاب میں سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے، اس کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں اور آپ اس کے سوا ہر گز کوئی جائے پناہ نہیں پائیں گے۔ " اس آیت میں لفظ الحاد کا معنی جائے پناہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔
- قُلْ إِن لَنْ يُجِيرَنِي مِنَ اللهِ أَحَدٌ وَلَنْ أَجِدَ مِنْ دُونِهِ مُلْتَحَدًا [13] ترجمہ: "آپ فرمادیں کہ نہ مجھے ہر گز کوئی اللہ کے (امر کے خلاف) عذاب سے پناہ دے سکتا ہے اور نہ ہی میں قطعاً اس کے سوا کوئی جائے پناہ پاتا ہوں۔"

اس آیت میں لفظ ملتحدا جائے پناہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جن آیات میں الحاد کا معنی انحراف کے طور پر استعمال ہوا ہے وہ درج ذیل ہیں:

- وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ [14] یعنی: "اور اللہ ہی کے لئے اچھے اچھے نام ہیں، سو اسے ان ناموں سے پکارا کرو اور ایسے لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے انحراف کرتے ہیں، عنقریب انہیں ان (اعمال بد) کی سزا دی جائے گی جن کا وہ ارتکاب کرتے ہیں۔"
- وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ لِسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُبِينٌ [15] ترجمہ: "اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ (کفار و مشرکین) کہتے ہیں کہ انھیں یہ (قرآن) محض کوئی آدمی ہی سکھاتا ہے، جس شخص کی طرف وہ بات کو حق سے ہٹاتے ہوئے منسوب کرتے ہیں اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن واضح و روشن عربی زبان (میں) ہے۔"

ان تمام آیات بینات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو یہی نتیجہ مترشح ہوتا ہے کہ خلاق عالم نے انسانی طبیعت میں طاغوتی فکر کے عیارانہ خیالات کو عیاں فرمایا ہے کہ کج روی اور صحیح راہ سے انحراف فطرت قبیحہ کا خاصہ ہوتا ہے۔ ان تمام آیات سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ الحاد کا معنی صحیح راہ سے انحراف کے ہیں۔

حدیث کی روشنی میں الحاد کے معانی

الحاد کا لفظ حدیث میں بھی استعمال ہوا ہے:

> حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍ لِيُرِيقَ دَمَهُ [16]

[11] القرآن 25:22
[12] القرآن 27:18
[13] القرآن 22:72
[14] القرآن 180:7
[15] القرآن 103:16
[16] محمد بن اسماعیل البخاری، **کتاب التوحید**، (لاہور، فرید بک سٹال، 2005ء)، 386۔

"ابوالیمان، شعیب، عبد اللہ بن ابی حسین، نافع بن جبیر، حضرت ابن عباس (ر) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ مبغوض (یعنی برا) اللہ کے ہاں تین شخص ہیں، حرم میں ظلم کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا اور کسی شخص کا خون ناحق طلب کرنے والا، تاکہ اس کا خون بہائے۔"

انکار خدا اور دور مصطفی

نبی مہرباں ﷺ کے دور میں بیشتر وہ لوگ تھے، جو کسی نہ کسی صورت میں خدا کو مانتے تھے۔ لیکن چند لوگ ایسے بھی تھے جو خدا کے منکر تھے۔ ان کا تذکرہ قرآن کی سورۂ جاثیہ میں ہوا ہے:

﴿وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَآ اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ﴾[17]

"اور یہ قیامت کے منکر یوں کہتے ہیں کہ ہماری اس دنیوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں ہے ہم یہیں مرتے اور جیتے ہیں اور ہم کو کوئی نہیں مارتا مگر زمانہ اور ان منکروں کے پاس اپنے اس کہنے پر کوئی دلیل نہیں ہے یہ لوگ محض خیالی باتیں کیا کرتے ہیں"

اللہ رب العالمین نے اس دہریت کا جواب یہاں صرف یہ دیا ہے کہ ان حضرات کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے، یہ فقط گمان کی بنیاد پر اندازے لگا رہے ہیں۔ عصر حاضر کی دہریت کی حقیقت بھی یہی ہے، بلا ثبوت رائے کوئی بھی بنا سکتا ہے، جیسا کہ عہدِ نبوی کے دہریوں نے بنا رکھی تھی۔

الحاد کی تاریخ

الحادی فلسفہ کوئی نیا نہیں ہے، اس کی تاریخ بہت پرانی ہے، نمرود کا ابراہیمؑ کے سامنے اَنَا اُحْيٖ وَاُمِيْتُ[18] کا دعویٰ اور فرعون کا اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى[19] کا نعرہ بھی دراصل نظریہ الحاد کی سوچ کو تقویت دیتا ہے. قرآن میں الحاد کی طرف اس طرح اشارہ کیا گیا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا﴾[20]

"جو لوگ ہماری آیات کو الٹے معنی پہناتے ہیں وہ ہم سے کچھ چھپے ہوئے نہیں ہیں۔"

پہلے زمانے میں مذہب کے مقابلے میں الحاد و دہریت کا پھیلاؤ اس لیے بھی کم رہا کہ انبیاء کرامؑ اللہ تعالیٰ کے پیغام کی تبلیغ کیا کرتے تھے، جب کہ ملحد الحاد کے کبھی داعی نہیں رہے، اسی لیے ایک جانب توحید کے دعوے دار تھے اور دوسری جانب کسی نہ کسی صورت میں شرک پر عمل پیرا تھے، اور یہ بھی حقیقت ہے کہ بڑے مذاہب میں صرف بدھ مت ہی ایسا مذہب ہے جس میں کسی خدا کا تصور نہیں پایا جاتا۔ الحاد کو باقاعدہ نظریہ کے طور پر شناخت سترہویں صدی میں ملی، سترہویں صدی عیسوی سے قبل سائنس کی تحقیق کا مقصد تحقیقِ کائنات تھا لیکن سترہویں صدی عیسوی کے بعد سائنس کا مقصد تسخیر کائنات بن گیا، حقیقت اعلیٰ کی تلاش ختم ہو گئی کیونکہ نفس انسانی کو ہی اصل حقیقت قرار دیا گیا، لہٰذا فلسفہ جدید میں سب سے بڑی حقیقت یعنی اقتدارِ اعلیٰ (بھگوان، خدا، کرشن، دیوتا) کوئی نہیں بلکہ انسان ہی کو سمجھ لیا گیا۔" کانٹ کی دلیل

---

17 القرآن45:24

18 القرآن2:258

19 القرآن79:24

20 القرآن41:40

یہ تھی "I think therefore I am" میں سوچ سکتا ہوں اس لیے میں ہوں۔اس نے کہا کہ کائنات میں صرف میرا وجود یقینی ہے اس کے علاوہ جو میں دیکھ رہا ہوں، ہو سکتا ہے وہ خواب ہو مگر یہ طے ہے کہ میں خود تو موجود ہوں جو یہ خواب دیکھ رہا ہے" [21]

اٹھارویں صدی میں الحادی نظریے کو اُس وقت عروج ملنا شروع ہوا جب یورپ میں مذہب کی مخالفت میں اضافہ ہوا اور سیاسی طور پر بھی مذہب مخالف سوچ نے زور پکڑا، لیکن انیسویں صدی میں جب چارلس ڈارون کے نظریہ ارتقاء کو قبولِ عام حاصل ہوا تو گویا الحاد نے ایک مذہب کی صورت اختیار کر لی، جس کا راہنما ڈارون تھا اور اس کا نظریہ اس مذہب کی مقدس کتاب قرار پائی، بس پھر اس صدی میں الحاد کی ترویج شروع ہوئی اور اس کے عالمگیری اثرات سے بشمول اسلامی معاشروں کے پوری دنیا متاثر ہوئی۔ ڈارون کے نظریہ ارتقاء میں الحاد کے نظریاتی اور فلسفیانہ پہلو اہم تھے جس نے خصوصاً الہامی ادیان کے وہ عقائد جن پر ان ادیان کی اساس تھی یعنی وجود باری تعالیٰ، رسالت اور تصور آخرت پر حملہ کیا۔ لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں کہ فکری میدان میں الحاد کو اسلام کے مقابلے میں متوقع کامیابی حاصل نہ ہو سکی البتہ عیسائیت کے مقابلے میں اسے جزوی فتح حاصل ہوئی۔ انیسویں صدی میں الحاد مزید پھیلا۔ بڑے بڑے ملحد مفکرین جیسے مارکس، اینجلز، نٹشے، ڈرخم اور فرائڈ نے سائنس اور فلسفے کی مختلف شاخوں کے علم کو الحادی بنیادوں پر منظّم کیا۔ ان میں سے مارکس اور اینجلز ماہر معاشیات (Economists)، نٹشے ماہر فلسفہ (Philosopher)، ڈرخم ماہر عمرانیات (Sociologist) اور فرائڈ ماہر نفسیات (Psychologist) تھے۔

ہارون یحیٰی الحاد کی ترویج کے حوالے سے ڈارون کا کردار بیان کرتے ہیں:

> The greatest support for atheism came from Charles Darwin who rejected the idea of creation and proposed the theory of evolution to counter it. Darwinism gave a supposedly scientific answer to the question that had baffled atheists for centuries: "How did human beings and living things come to be? This theory convinced a great many people of its claim that there was a mechanism in nature that animated lifeless matter and produced millions of different living species from it[22]

> "الحاد کو سب سے زیادہ مدد ماہر حیاتیات (Biologist) چارلس ڈارون سے ملی جس نے تخلیق کائنات کے نظریے کو رد کر کے اس کے برعکس ارتقا (Evolution) کا نظریہ پیش کیا۔ ڈارون نے اس سائنسی سوال کا جواب دے دیا تھا جس نے صدیوں سے ملحدین کو پریشان کر رکھا تھا۔ وہ سوال یہ تھا کہ "انسان اور جان دار اشیا کس طرح وجود میں آتی ہیں؟" اس نظریے کے نتیجے میں بہت سے لوگ اس بات کے قائل ہو گئے کہ فطرت میں ایسا آٹو میٹک نظام موجود ہے جس کے نتیجے میں بے جان مادہ حرکت پذیر ہو کر اربوں کی تعداد میں موجود جان دار اشیا کی صورت اختیار کرتا ہے"۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ بے جان مادہ کو حرکت دینے والی ایک ذات موجود ہے اور وہی ذات خالقِ کائنات ہے، پہلی جاندار اشیاء اور پہلے انسان کو بھی اسی نے پیدا کیا"۔

خدا کے تصور کے منکر سائنسدانوں میں ایک بڑا نام اسٹیفن ہاکنگ کا ہے، 1942ء میں انگلینڈ میں پیدا ہونے والے اسٹیفن کو سائنس کی دنیا میں انفرادیت حاصل تھی اور اس انفرادیت کی وجہ اس کی فالج کی بیماری تھی جس کے سبب اس کا جسم اور قوت گویائی بھی ساتھ چھوڑ گئی تھی لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری اور اپنی آنکھوں اور پلکوں کی مدد سے کمپیوٹر کو استعمال کرتے ہوئے سائنسی تصورات پیش کرتا رہا۔ پروفیسر محمد رفعت، اسٹیفن ہاکنگ کے نظریات کا تنقیدی جائزہ لیتے ہوئے لکھتے ہیں: " تخلیق کائنات کے تصور کے بعد اسٹیفن ہاکنگ خدا کے بارے میں

---

[21] محمد احمد، **تعارف تہذیب مغرب اور فلسفہ جدید** (فیصل آباد: العارفی پبلشرز، 2014ء)، 293۔

[22] Harun Yahya, The Fall of Atheism (Istanbul: Good Word Books, 2003), 26.

گفتگو کرتا ہے کہ ہمیں خدا کے تصور کی ضرورت اس وقت تھی جب سائنس نے ترقی نہیں کی تھی اور ہم کائنات کی توجیہ کے لیے خدا کے تصور کا سہارا لیتے تھے، اب ہم سائنس کے نظریات و حقائق کو جانتے ہیں اس لیے ہمیں خدا کے تصور کی ضرورت نہیں ہے"[23]

یہ خدا کو محض سائنس تک ہی محدود کرتا ہے کہ اب چونکہ سائنس کے میدان میں خدا کی ضرورت نہیں لہٰذا خدا کے تصور کی ضرورت نہیں ہے، جبکہ خود اس کی غیر معمولی بیماری میں اس کا غیر معمولی کام خود اس بات کی شہادت کے لیے کافی تھا کہ پہلے صحت بھی خدا کی دی ہوئی تو اور خدا نے جب چاہا لے لی اور پھر اس مرض میں یہ صلاحیت بھی خدا کی دی ہوئی تھی۔

نظریہ ارتقا کو تقویت ملنے کے بعد کے اثرات کو بیان کرتے ہوئے گسٹیو ای وون لکھتے ہیں:

> Thus, the government of Allah and the government of the sultan grew apart. Social and political life was lived on two planes, on one of which happenings would be spiritually valid but actually unreal, while on the other no validity could ever be aspired to. The law of God failed because it neglected the factor of change to which Allah had subjected his creatures[24] .

> نتیجتاً اللہ کی حکومت اور سلطان کی حکومت الگ الگ پروان چڑھنے لگیں، سیاسی اور سماجی زندگیاں دو سطحوں پر بسر کی جانے لگیں، اللہ کا قانون جو اس نے اپنے بندوں کے لیے وضع کیا تھا، ناکام ہو گیا کیونکہ اس نے تبدیلی کے عنصر کو نظرانداز کر دیا تھا یہ ناکامی آج تک چلی آ رہی ہے۔

لہٰذا یہ کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ میں الحادی نظریہ کو تقویت دراصل نظریہ ارتقا کی وجہ سے ملی ہے۔ سید جلال الدین عمری اپنے مقالے میں لکھتے ہیں کہ: زمانہ جدید نے کائنات کی جو توجیہ کی وہ خدا کے تصور سے خالی ہے، اس نے کہا اس کائنات کا کوئی خالق ہے نہ مالک، یہ محض مادہ کا ظہور ہے، مادہ ہی اس کا خالق ہے، مادہ ہی نے اتفاق سے ایک نامعلوم عرصے میں مختلف سیاروں اور ستاروں کی شکل اختیار کر لی، اسی میں یہ ہمارا نظامِ شمسی بھی داخل ہے، یہاں پائی جانے والی ساری جاندار اور بے جان چیزیں اور خود انسان کا وجود بھی اسی اتفاق کا کرشمہ ہے، اس زمین و آسمان میں نہ کہیں خدا کا وجود ہے اور نہ اسے ماننے کی فی الواقع کوئی ضرورت ہے، کائنات کی یہ توجیہ آج کے دور کی علمی و سائنٹیفک توجیہ مان لی گئی۔[25]

یہی وہ مادہ پرستانہ سوچ ہے جو کہ عقل سے ہی متصادم ہے اور اس حوالے سے روزمرہ کے معاملات ہی یہ سمجھانے کے لیے کافی ہیں کہ ایک چھوٹی سی گھڑی کی سوئی بغیر کسی سیل کے آگے نہیں بڑھ سکتی تو اتنی بڑی کائنات کو چلانے کے لیے ایک مادہ کو خدا کے برابر لانے کا تصور کیسے کر لیا گیا ہے۔

الحاد کے اسباب

عوام الناس نظریہ الحاد کو مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے قبول کرتے ہیں۔

مذہبی حالات

الحادی نظریے کا ایک بڑا سبب مذہبی حالات بھی ہیں جو کہ اپنی اصل سے دور ہوتے ہیں، مذہب کی غلط تشریح اور اس پر شدت پسندی کے ساتھ عمل کرنا اور اس کی ترغیب دینا بھی مذہب سے دوری کا باعث بنتا ہے۔ محمد قطب ڈارون کے انکار خدا کی وجوہات کا اس طرح تجزیہ

---

23 محمد رفعت، "**اسٹیفن ہاکنگ کے نظریات کا تنقیدی جائزہ**"، تحقیقاتِ اسلامی، علی گڑھ، 37:4(2018)،32.

24 Gustave E. Von Grunebaum, Medieval Islam: A Study in Cultural Orientation (New York: Chicago University Press, 1946), 143.

25 سید جلال الدین عمری، "**انکارِ خدا کے نتائج**"، تحقیقاتِ اسلامی، علی گڑھ، 3:2(1984ء)،5.

کرتے ہیں کہ ڈارون کے وجود خداوندی کے اعتراف سے گریز کی دو وجہیں ہیں: اس وقت سائنس اور کلیسا میں زبردست جنگ برپا تھی، کلیسا سائنس دانوں پر ہر قسم کے مظالم توڑ رہا تھا، جس کے نتیجے میں سائنس دانوں اور کلیسا میں اس قدر کشیدگی پیدا ہو گئی تھی کہ سائنس دان کسی ایسی بات کو ماننے کے لیے تیار نہ تھے جس کو کلیسا بھی مانتا ہو، خواہ خدا کے وجود کا مسئلہ ہی کیوں نہ ہو۔ گویا ڈارون کلیسا کے خدا کا اس لیے منکر تھا کہ کلیسا خود متلاشیان حقیقت کی کوئی بات انگیز کرنے کے لیے تیار نہیں تھا۔ کلیسا کے خداوند کا اعتراف دراصل ان تمام خرافات کا تسلیم کر لینا تھا جو کلیسا نے مذہب کے نام پر گھڑی ہوئی تھیں اور عوام نے انہیں مذہب سمجھ کر اپنا رکھا تھا۔[26]

مادیت پرستی

مادیت پرستی بھی الحاد کی طرف رغبت کا ایک بڑا سبب ہے، انسان عموماً ظاہری چیزوں سے متاثر ہوتا ہے، دولت کی ریل پیل، آسائشیں، ترقی، عزت، اچھا کھانا، پہننا، بہترین رہائش، بچوں کی اعلیٰ تعلیم یہی چیزیں انسان کا مطمع نظر ہوتی ہیں اور جب اہداف صرف یہی ہوں تو انکار خدا کا نظریہ بآسانی اذہان میں نفوذ پذیر ہو جاتا ہے۔

موروثیت

بعض گھرانے صرف اپنے بڑوں کی وجہ سے ملحد ہو جاتے ہیں، یہ بالکل اسی طرح ہے کہ مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والا عموماً مسلمان ہی ہوتا ہے۔

الحاد کی اقسام

دور حاضر میں الحاد کی تین بڑی اقسام ہیں جنہیں مروجہ اصطلاح میں Gnosticism ہے Deism, Agnosticism کہا جاتا۔

الحاد مطلق (Gnosticism)

اس سے مراد معرفت یا علم رکھنا ہے، یہ ملحدین کی وہ قسم ہے جو خدا کے انکار کے معاملے میں متشدد ہیں۔ یہ لوگ روح، دیوتا، فرشتے، جنت و دوزخ اور مذہب سے متعلقہ روحانی امور اور مابعد الطبعیاتی (Meta Physical) امور کو کسی صورت تسلیم نہیں کرتے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ وہ اس بات کا اچھی طرح علم رکھتے ہیں کہ انسان اور کائنات کی تخلیق میں کسی خالق کا کمال نہیں ہے بلکہ یہ خود بخود وجود میں آئی ہے اور فطری قوانین (Laws of nature) کے تحت چل رہی ہے۔ اس نقطہ نظر کے حامل لوگوں کو Gnostic Atheist کہا جاتا ہے۔[27]

لاادریت (Agnosticism)

اگناسٹک اس فرد کو کہتے ہیں جو خدا کے ہونے یا نہ ہونے کے بارے یقین یا علم میں کمی کی کیفیت میں ہو اور کہے کہ مجھے خدا کے وجود کی آگاہی اور ادراک نہیں ہے، وہ دراصل تذبذب کا شکار ہوتا ہے نہ وہ خدا کی موجودگی کا اقرار کرتا ہے اور نہ ہی انکار۔ عصر حاضر میں مبشر علی زیدی اس کی مثال ہیں، مبشر زیدی نے کہا کہ وہ اعلانیہ اگناسٹک ہے، یعنی خدا سے متعلق شک میں مبتلا ہے اور اس کا ماننا ہے کہ وہ علمی جستجو میں ہے اور اسلام میں علم کی راہ میں مرنے والا شہید کہلاتا ہے۔ یہ اس نے اس لیے بتایا کہ اسے ملحد نہ سمجھا جائے۔ ملحدین خدا کا انکار کرتے ہیں جبکہ اگناسٹک خدا کے ہونے یا نہ ہونے کے معاملے میں تذبذب کا شکار ہیں۔ مزید اس نے کہا کہ:

> سائنسی فکر اور غیب پر ایمان یکجا نہیں ہو سکتے لہٰذا ہمیں اختلاف رائے پر اتفاق کر لینا چاہیئے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اگر اسلام آج کے دور میں آتا تو خواتین کا ترکے میں حصہ کم نہ ہوتا، گواہی آدھی نہ ہوتی، انہیں گھروں میں بند

---

26 محمد قطب، **اسلام اور جدید مادی افکار** (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، 1987ء)، 45۔

27 حافظ محمد شارق، **الحاد اور جدید ذہن کے سوالات، الحاد ایک تعارف** (لاہور: کتاب محل، 2017ء)، 87۔

رہنے کو نہ کہا جاتا، اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا حکم ہوتا، پسند کی شادی کی حوصلہ افزائی کی جاتی، اکیسویں صدی میں آنے والا اسلام غلامی کو برقرار نہ رکھتا، سنگسار کی سزا نہ ہوتی، چور کے ہاتھ نہ کاٹے جاتے، غیر مذہب کے شہریوں سے جزیہ طلب نہ کیا جاتا۔ [28]

ڈی ایزم(Deism)

اس کا بنیادی نظریہ یہ تھا کہ اگرچہ خدا ہی نے اس کائنات کو تخلیق کیا ہے، لیکن اس کے بعد وہ اس سے بے نیاز ہو گیا ہے۔ اب یہ کائنات خود بخود ہی چل رہی ہے۔ دوسرے لفظوں میں اس تحریک کا ہدف رسالت اور آخرت کا انکار تھا۔ اس تحریک کو فروغ ڈیوڈ ہیوم اور مڈلٹن کے علاوہ مشہور ماہر معاشیات ایڈم سمتھ کی تحریروں سے بھی ملا۔[29] بنیادی طور پر یہی تین نظریے کے حامل ملحدین عصر حاضر میں موجود ہیں۔

عصر حاضر میں الحاد کی مختلف صورتیں

مری تھومس اپنی کتاب سیکولر بلیف سسٹم کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں:

> "Five well-known nonreligious philosophical positions are naturalism, materialism, humanism (sometimes referred to as secular humanism), agnosticism, and atheism[30] "

عصر حاضر میں یہ الحاد کی پانچ مشہور صورتیں ہیں جو کہ مختلف ناموں کے ساتھ اپنے نظریے کا پرچار کر رہی ہیں ان میں نیچر لزم جسے عقل پرستی کا نام دیا گیا ہے، میٹیلرزم جسے مادہ پرستی کہا جاتا ہے اور ہیومنزم جسے بظاہر انسانیت کا درس دینے والا نظریہ گردانا جاتا ہے جبکہ اسلام ان سارے نظریات کو اپنے اندر سموتے ہوئے انسان کو اپنے خالق کو پہچاننے کا حل پیش کرتا ہے۔ حافظ محمد عبد القیوم نے بھی اپنے مضمون میں اس کی تائید کی ہے۔

> عصر حاضر میں لفظ سیکولرزم اپنے دامن میں ایک نیا پہلو لیے ہوئے ہے، لیکن ان سب معانی و مفاہیم کے باوجود سیکولرزم کسی فلسفے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ دراصل دہریت (Atheism) کو قبول کرنے کا نسبتا ایک نرم (Soft) لفظ ہے، وگرنہ عہد روشن خیالی کے مغربی مفکرین نے تو دہریت کو فروغ دیا تھا، مگر معاشرہ میں عدم قبولیت کی وجہ سے متبادل لفظ سیکولرزم تلاش کیا گیا۔ [31]

اس عبارت سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ بنیادی طور پر یہ نظریہ الحادی فکر پر مبنی تھا، عصر حاضر میں اس کی جدید صورت سیکولرزم کی شکل میں سامنے آئی ہے لہٰذا الحاد کا اگر مقابلہ کرنا ہے تو پہلے بیشتر اسلامی معاشروں میں قابل قبول نظریہ سیکولرزم کو شکست دینی ہو گی ورنہ براہ راست الحاد کو ختم کرنا آسان نہیں ہو گا۔ زمانہ قدیم میں الحاد بالکل واضح اور اپنی اصل شکل میں تھا جس نے صراحتاً خدا کے وجود کا انکار کیا تھا، اور خدا کی عدم موجودگی کے نظریہ کو باطنی لباس میں چھپانے کے بجائے ظاہری طور پر پیش کیا تھا، لیکن آج الحاد مختلف صورتوں میں اپنے نظریات کی

---

[28] Mubashir Ali Zaidi, "Islam," Facebook, July 15, 2019, https://www.facebook.com/answer.to.atheists/posts/2205075242856797/

[29] مبشر نذیر، **الحاد جدید کے مغربی اور مسلم معاشروں پر اثرات** (کراچی: جامعہ کراچی دار التحقیق برائے علم و دانش، 2014ء)، 9۔

[30] Murray Thomas, God in the Classroom: Religion and America’s Public Schools (Landon: Praeger Westport, 2007), 10.

[31] محمد عبد القیوم، "**سیکولرزم و مابعد سیکولرزم**"، الاضواء، لاہور، 44:30(2015ء)، 296.

ترویج کر رہا ہے جس میں سیکولرزم پیش پیش ہے، مندرجہ بالا حوالوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عصرِ حاضر میں الحاد جدید کی نوعیت قدیم دور کے الحاد سے یکسر مختلف ہے اور بہت پیچیدہ ہے جس کا مقابلہ کرنا ناممکن تو نہیں لیکن مشکل ضرور دکھائی دیتا ہے۔

نظریہ الحاد کو پھیلانے کے ذرائع

عصرِ حاضر میں الحادی سرگرمیاں سوشل میڈیا اور پرنٹ میڈیا کی صورت میں سامنے آتی ہیں، پرنٹ میڈیا عمومی طور پر محض اپنے نظریات کو فروغ دیتا ہے جبکہ سوشل میڈیا استہزاء اسلام کے حوالے سے نسبتاً آسان ذریعہ ہے، اسی لیے سوشل میڈیا استعمال کرنے والے ملحدین صرف آزادیِ اظہارِ رائے کے نام پر خدا، رسول، صحابہ، اسلامی تعلیمات کو تضحیک کا نشانہ بناتے ہیں۔

پرنٹ میڈیا

پرنٹ میڈیا کے ضمن میں مختلف کتب، تحقیقی مقالے، مضامین لکھے جاتے ہیں جو مدلل انداز میں الحادی فکر کو اجاگر کرتے ہیں. انگریزی لٹریچر میں الحاد کا پرچار کرنے میں ڈاکٹر رچرڈ ڈاکنز اپنا ایک مقام رکھتا ہے وہ اپنی کتاب میں الحادی نظریہ کو اس انداز میں بیان کرتا ہے۔

> An atheist in this sense of philosophical naturalist is somebody who believes there is nothing beyond the natural, physical world, no supernatural creative intelligence lurking behind the observable universe, no soul that outlasts the body and no miracles - except in the sense of natural phenomena that we don't yet understand[32] .

> "طبعی فلسفے کے مطابق ایک دہریہ اس پر یقین رکھتا ہے کہ کوئی طبعی دنیا، کوئی غیر مرئی تخلیقی ذہانت مشاہداتی کائنات میں موجود نہیں ہے، کوئی روح جسم میں موجود نہیں ہے اور نہ ہی کوئی معجزہ ہے سوائے اس طبعی مظہر کہ جس کو ہم ابھی تک نہیں سمجھ سکے"۔

یہ عبارت دراصل اس سوچ کی طرف رہنمائی کرتی ہے کہ یقین صرف اس چیز کا کرنا چاہیے جس کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہو، لہٰذا خدا کی موجودگی کو بھی ثابت نہیں کیا جا سکتا جبکہ خود سائنسدان کتنی ہی ایسی اشیاء پر یقین رکھتے ہیں جو دکھائی نہیں دیتیں۔ ٹھنڈک، کششِ ثقل، توانائی اس کی مثالیں ہیں۔ ڈاکٹر رچرڈ ڈاکنز کے علاوہ اس میدان میں Sam Harris،Christopher Hitchens،Daniel Dennett بھی ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں، ان کے علاوہ متعدد مصنفین مختلف زبانوں میں اپنے قلم کے ذریعے الحادی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

سوشل میڈیا

سوشل میڈیا عصرِ حاضر میں الحادی فکر کی یلغار کا ایک مؤثر اور نسبتاً آسان ذریعہ ہے، محمد فیصل شہزاد سوشل میڈیا کے حوالے سے اپنی تحقیق میں لکھتے ہیں کہ :

ایک عرب اخبار کے مطابق ملحدین نے الحاد کی تبلیغ کے لیے دنیا کے مختلف زونز میں عموماً اور مسلم دنیا کے لیے خصوصی انٹرنیٹ گروپس تشکیل دیے ہیں۔ انٹرنیٹ پر اس قسم کی الحادی فکر رکھنے والے 39 گروپس ہیں، جن میں سے اکثر کا تعلق "فیس بک" سے ہے۔ ہماری تحقیق کے مطابق باقاعدہ طور پر پاکستانی نیٹ کی دنیا میں ملحدوں نے 2008ء کے اوائل میں اپنے قدم جمائے اور آہستہ آہستہ اپنا دائرہ عمل بڑھاتے چلے گئے۔ پہلے پہل انہوں نے بلاگ بنائے، جو انٹرنیٹ پر آزادیِ اظہار کا سب سے موثر طریقہ ہے۔[33]

---

32 Richard Dawkins, The God Delusion (London: Bantam Press, 2006), 14.

33 محمد فیصل شہزاد، **انٹرنیٹ کے ذریعے اسلامی دنیا میں الحاد کی یلغار**؛ http://forum.mohaddis.com/threads/, accessed on June 12, 2019.

انٹرنیٹ پر الحاد کی ترویج میں ایسے افراد بھی شامل ہیں جو مسلمان گھرانوں میں پیدا ہوئے لیکن اب ملحد ہیں، ان کے مطابق ہمیں مسلم معاشرے میں الحاد کا اعلان کرتے ہوئے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ اس وقت الحاد کے فروغ کے لیے جو فیس بک پیجز کام کر رہے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

We Fucking Love Atheism, Religion Poisons Everything, Hammer the Gods, The Thinking Atheist, United Atheists of America, Working class atheists, We Love Atheism, Pakistani Atheist & Freethinkers[34]

اور وہ پیجز جو پاکستانی ملحدین چلا رہے تھے جن پر بعد ازاں حکومت پاکستان نے پابندی لگا دی ان میں بھینسا، موچی، روشنی نامی فیس بک پیج مشہور تھے۔ ان فورمز پر مذاہب کی توہین کی جاتی ہے، خدا کے انکار کے ساتھ ساتھ مذاق اُڑایا جاتا ہے، قرآن میں تشکیک کے نام پر کیڑے نکالے جاتے ہیں، نبی مہرباں ﷺ کی ذاتِ اقدس پر الزام لگائے جاتے ہیں، اسلامی تاریخ کو مسخ کر کے پیش کیا جاتا ہے اور اسلامی تعلیمات کے استہزا میں اپنا کردار ادا کیا جاتا ہے۔ اپنے آپ کو بزبان خود آگناسٹ کہنے والا مبشر علی زیدی استہزاء اسلام کرتے ہوئے فیس بک پر لکھتا ہے کہ "دو ڈھائی ہزار سال پہلے آسمانی خدا نے جو کتابیں زمین پر بھیجیں، ان کی حفاظت نہ کر سکا اور چودہ سو سال پہلے جو کلام نازل کیا، اس کے تحفظ کا ذمہ لیا۔ صرف چھ سو سال میں خدا کتنا سمجھ دار ہو گیا! میں جل پریوں پر یقین نہیں رکھتا لیکن اگر کسی دن سمندر سے جل پری نکل آئی تو اپنا موقف تبدیل کر لوں گا، اس سے محبت کروں گا، اسے سینے سے لگاؤں گا۔ یہی وعدہ خدا کے لیے ہے"۔[35]

یہ ملحدین کی اسی قسم سے تعلق رکھتا ہے جو کسی بھی چیز کے وجود پر یقین رکھنے کے لیے اسکو دیکھنے سے مشروط کرتے ہیں۔ اس فارمولے کے تحت ملحد کی کوئی عقل، جذبات، درد، علم وغیرہ کچھ بھی موجود نہیں ہیں کیونکہ یہ دکھائی نہیں دیتے۔ سید امجد حسین جو فیس بک پر الحاد کا چیمپئین تصور کیا جاتا ہے وہ فیس بک پر "خدا سے گوگل تک" کے عنوان سے لکھتا ہے "آخر کار مجھے ایک ایسا خدا مل گیا ہے جسے میں خرافات، جھوٹے انبیاء، جنگوں اور قتل وغارت کے بغیر علمی طور پر ثابت کر سکتا ہوں۔ ایک ایسا خدا جس تک صرف عقل کے ذریعے ہی رسائی حاصل کی جا سکتی ہے، اس خدا کا منطق اور علم سے انکار نہیں کیا جا سکتا، اس خدا کے وجود کے دلائل انسان کے تخلیق کردہ تمام خداؤں سے زیادہ ہیں جنہیں انسان اپنی جہالت کی وجہ سے پوجتا رہا، اس خدا کی طرف ہم روز رجوع کرتے ہیں اور اس سے عجیب وغریب چیزیں مانگتے ہیں، مگر اکثر لوگ اس خدا کی نعمتوں کے منکر ہیں، یہ رنگ برنگا خدا فوری جواب دیتا ہے اور کسی عربی اور عجمی یا کالے اور سفید میں کوئی فرق روا نہیں رکھتا۔ یہ خدا گوگل سبحانہ وتعالیٰ ہے۔۔۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ گوگل کے سوا کوئی خدا نہیں اور انٹرنیٹ اس کا بندہ اور رسول ہے"۔[36]

ساقی جان نامی ایک اور ملحد طنزیہ انداز اپناتے ہوئے استہزا کرتا ہے کہ "میں رات معراج پر گیا تھا، بس میں تھا اور میرا محبوب تھا، ہم بس پارک میں بیٹھے تھے، پیار کیا، پتہ نہیں کتنا ٹائم لگا، پر جب واپس آیا تو گاڑی بھی ٹھنڈی تھی اور اے سی بھی چل رہا تھا۔۔۔ سبحان اللہ"[37] اس ملحد نے واقعہ معراج کا طنزیہ انداز میں مذاق اڑایا ہے۔ اس طرح کے بیشمار پوسٹیں ہیں جو سوشل میڈیا کے ذریعے آئے دن گردش میں رہتی ہیں، شروع میں ایک عام انسان' اس طرح کی پوسٹوں کو سنجیدگی سے نہیں لیتا لیکن جب مستقل ایسی عبارتیں نظر سے گزرتی ہیں تو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتی ہیں اور پھر آہستہ آہستہ ایمان متزلزل ہونے لگتا ہے۔ دوسری جانب اس الحادی فکر کا مقابلہ کرنے کے لیے جدید تعلیم

[34] Fucking love athism; https://web.facebook.com/WeLoveAtheism/?_rdc=1&_rdr,j=June 13,2019

[35] Mubashir Ali Zaidi, "God," Facebook, July 15, 2019, https://m.facebook.com/story.php?story_fbid=10155702244062172&id=652667171

[36] S. Amjad Hussain, "Google," Facebook, July 19, 2019, https://www.facebook.com/photo.php?fbid=1298461983598029&set=pcb.1967954939888685&type=3&theater&ifg=1

[37] Saqi Jaan, "Meraaj," Facebook, June 12, 2019, https://www.facebook.com/photo.php?fbid=1320749104702650&set=pcb.2004732696210909&type=3&theater&ifg=

یافتہ طبقے نے اب توجہ دی ہے۔ ایک گروپ "آپریشن ارتقاء فہم ودانش" کے نام سے متحرک ہے جس کے ایک لاکھ صارفین ہیں، اسی طرح ایک برقی صفحہ "الحاد جدید کا علمی محاکمہ" کے نام سے موجود ہے جو الحادی نظریات اور سوالات کا مدلل انداز میں جواب دیتا ہے۔

مسلم معاشروں پر الحاد کے اثرات

مسلم معاشروں پر الحاد کے کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں اس کو سید جلال الدین عمری اپنے مضمون "انکار خدا کے نتائج" میں لکھتے ہیں کہ "انکار خدا کا سب سے بڑا اثر یہ مرتب ہوا کہ انسان اپنے بارے میں ایک حیوان کی حیثیت سے سوچنے لگا۔ حیوان صرف طبعی تقاضے رکھتا ہے اور ہر ممکن طریقے سے ان کی تکمیل کی کوشش کرتا ہے اس کے سامنے صرف وقتی لذت ہوتی ہے اور فوری خطرات کے سوا کوئی دوسرا خطرہ اسے نہیں ہوتا، اس کے پیش نظر کچھ غیر مادی یا روحانی مقاصد نہیں ہوتے"۔ [38]

مسلم معاشروں میں الحاد کے اثرات کا ہم خود مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح ایک مسلمان کو بھی مختلف ذرائع سے "جیسے چاہو جیو" اور "کھالے، پی لے، جی لے" جیسے عنوانات کے ذریعے سے وقتی لذتوں کا خوگر بنا دیا گیا ہے۔ مسلم معاشروں میں الحاد کے اثرات کس طرح رونما ہو رہے ہیں، اس حوالے سے مصر اور عراق کی ایک رپورٹ بتاتی ہے

> Recently released court statistics of Egypt saying thousands of Egyptian women sought divorce in 2015 claiming their husbands were atheists In 2011, the now-defunct Kurdish news agency AK news published a survey finding that 67 percent of Iraqis believed in God and 21 percent said God probably existed, while 7 percent said they did not believe in God and 4 percent said God probably did not exist[39]

مصر کی عدالت کے اعداد و شمار کے حوالے سے حالیہ جاری ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق 2015ء میں ہزاروں مصری خواتین نے اپنے شوہر کے ملحد ہو جانے کی وجہ سے طلاق کا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ 2011ء میں کردش نیوز ایجنسی اے کے نیوز کی سروے رپورٹ کے مطابق 67 فیصد عراقی خدا پر یقین رکھتے ہیں، 21 فیصد کے نزدیک خدا کی موجودگی کا امکان ہے، 7 فیصد خدا پر یقین نہیں رکھتے اور 4 فیصد کے مطابق خدا موجود ہی نہیں ہے۔

عصر حاضر میں الحاد

عصر رواں میں آزادی کے غیر محدود تصور کی وجہ سے پیدا ہونے والی آزاد سوچ، تشکیک پسندی اور مذہب پر پچھلی صدیوں میں بڑھتی ہوئی تنقید کی وجہ سے ملحدین میں اضافہ ہوا ہے۔ الحاد کے حق میں استدلال، سائنس اور فلسفہ سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ خدا کے وجود کے بارے میں ہمارے پاس کوئی شاہد (empirical evidence) موجود نہیں ہے، مسئلۂ شر (problem of evil)، اہل مذاہب میں خدا کا مختلف تصور وغیرہ۔ آج الحاد کے دنیا بھر میں پھیلاؤ کا یہ حال ہے کہ 11 دسمبر 2012 کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں الحاد کے اثرات ہر شعبے فلسفے، سیاست، معیشت، معاشرت اور اخلاق میں تیزی سے نمایاں ہو رہے ہیں۔ اس رپورٹ کے مطابق دنیا میں مسیحیوں اور مسلمانوں کے بعد تیسرا بڑا گروہ ملحدین افراد پر مشتمل ہے جبکہ ہندو چوتھے نمبر پر ہیں۔ اس رپورٹ میں تعداد کے اعتبار سے 2 ارب 20 کروڑ کے ساتھ مسیحیت سب سے بڑا مذہب ہے۔ مسلمانوں کی آبادی ایک ارب 60 کروڑ ہے، ملحدین کی تعداد ایک ارب 10 کروڑ ہے، جن میں سے 70

[38] سید جلال الدین عمری، **انکار خدا کے نتائج**، 7۔

[39] Gilgamesh Nabeel, Report, The Washington Times, Tuesday, August 1, 2017, https://www.washingtontimes.com/news/2017/aug/1/atheists-in-muslim-world-growing-silent-minority/, accessed on June 11, 2019.

کروڑ صرف چین میں رہتے ہیں 'جو چین کی آبادی کا 52.2 فیصد ہیں جبکہ دوسرے نمبر پر جاپان ہے جہاں مذہب بیزار افراد کی تعداد 7 کروڑ 20 لاکھ ہے۔ امریکہ میں ان افراد کی تعداد 5 کروڑ 10 لاکھ بنتی ہے۔

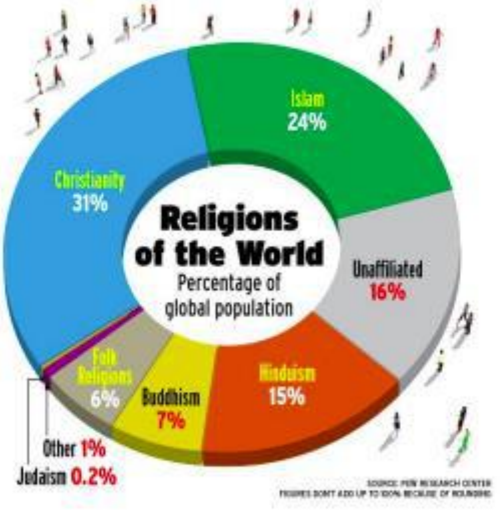

اس تحقیق کا عنوان 'گلوبل ریلیجیس لینڈ اسکیپ ہے، جس کے نتائج واشنگٹن میں قائم ایک فورم آن ریلیجن اینڈ پبلک لائف نے جاری کیے [40]

پاکستان کے تعلیمی اداروں میں الحاد کے اثرات

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں الحادی سوچ اور فکر کے حامل اساتذہ کا اسکے فروغ میں اہم کردار ہے، اساتذہ چاہے دائیں بازو کی سوچ کے ہوں یا بائیں بازو کی 'ان کے نظریات طلبہ پر بہت تیزی اور آسانی سے اثر انداز ہوتے ہیں۔

حضرت مولانا عبدالہادی الاعظمی صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

> "اب الحاد ادب کے راستہ سے آرہاہے، چنانچہ یہ ہمارا مطالعہ ہے کہ اکثر جامعات کے شعبۂ ادب، وہ انگریزی ہو یا اردو، یہ خاص طور پر عقائد میں تنزلل پیدا کرنے اور الحاد و تجدد اور آزاد خیالی کا مرکز رہے ہیں، اور اب بھی بہت سی یونیورسٹیوں میں یہی حال ہے کہ انگلش ڈپارٹمنٹ اور خاص طور پر اس میں پڑھنے والے جو طلبہ ہیں وہ زیادہ آزاد خیال ہوتے ہیں، اور ان کے اندر بغاوت پیدا ہوتی ہے قدیم اقدار اور دینی اقدار سے" [41]

الحادی فکر پڑھے لکھے طبقے کو زیادہ متاثر کرتی ہے اسی لیے اس کا زیادہ اثر جامعات میں نظر آتا ہے، سرکاری اور غیر سرکاری جامعات دونوں میں الحادی فکر تیزی سے پروان چڑھ رہی ہے۔

نظریہ الحاد سے مقابلے کی اہمیت

آج مسلم معاشروں کو نظریہ الحاد کا فکری چیلنج درپیش ہے، اس چیلنج کی حقیقت کو سمجھنا، اس فکر کا مطالعہ کرنا، اس کے حاملین کے دلائل کو سن کر ان کا مدلل جواب دینا اور اس چیلنج کو چیلنج کے طور پر سمجھ کر اس کے مقابلے کی تیاری کرنا یہ مسلم معاشروں کے لیے ضروری ہے۔

ہارون یحیٰ الحاد کے چیلنج کے مقابلے کی تدبیر بیان کرتے ہیں۔

> They must know that the basic conflict of ideas in the world is between atheism and faith. It is not a struggle between East and West; in both East and

---

[40] The Global Religious Landscape: A Report on the Size and Distribution of the World's Major Religious Groups, Global Religious Futures Project, (Washington, D.C.: Pew Research Center, December 11, 2012) 9=.

[41] عبدالہادی الاعظمی، طالبان علوم نبوت کا مقام اور ان کی ذمہ داریاں (کراچی: دار الاشاعت، 2007ء)، 19:2۔

> West there are those who believe in God and those who do not. For this reason, faithful Christians, as well as faithful Jews are allies of Muslims. The main divergence is not between Muslims and the "People of the Book" (Jews and Christians), but between Muslims and the People of the Book on the one hand, and atheists and pagans on the other[42]

مسلمانوں کو یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ اس وقت دنیا میں بنیادی تنازعہ خدا کو ماننے والوں اور ملحدین کے درمیان ہے، یہ جنگ مشرق و مغرب کی نہیں ہے بلکہ یہاں رہنے والے خداپرست اور ملحدین کے درمیان ہے، اسی لیے خدا پر ایمان لانے والے عیسائی ہوں یا یہودی یہ دونوں مسلمانوں کے ساتھی ہیں۔ اصل مسئلہ مسلمان اور اہلِ کتاب کے درمیان نہیں ہے بلکہ یہ دونوں ایک طرف ہیں اور دوسری طرف ملحدین کا گروہ ہے۔ صورتِ مسئلہ جاننے کے بعد الحاد سے مقابلے کے لیے اہل کتاب سے تعلقات بہتر بنانے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ اہلِ کتاب کم از کم خدا کی موجودگی کو تسلیم کرتے ہیں۔

اسلامی تناظر میں الحاد کے سدِباب کے لیے تجاویز

پہلے الحاد کو ماننے والوں کو سوفسطائیت کا طعنہ دے کر رد کر دیا جاتا تھا، اب ایسا کرنا ممکن نہیں ہے،اس لیے کہ الحاد کو اب سائنس اور ٹیکنالوجی کا سہارا حاصل ہے۔ سائنس نے زندگی کے ہر ہر میدان میں کامیابی حاصل کی ہے، جس کی وجہ سے ایک طرف لوگوں کا سائنس اور سائنس دانوں پر اس قدر اعتماد پیدا ہو چکا ہے کہ عصر حاضر میں یہ علم کا سب سے معتمد شعبہ بن چکا ہے۔ دوسری جانب سائنس دانوں کی طرف سے اہل مذہب اور مذہبی کتابوں میں مسلسل غلطیاں ثابت کرنے کی وجہ سے مذہب پر سے لوگوں کا اعتماد ختم ہو رہا ہے۔ لہٰذا الحاد ایک مضبوط ترین نظریے کے طور پر سامنے آرہا ہے۔ اس کو محض برا کہنے سے مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے، بلکہ یہ ضروری ہے کہ اب علمی میدان میں اتر کر اس کا مقابلہ کیا جائے اور عقل و برہان کے ذریعے سے الحاد کو رد کرتے ہوئے مذہب کی افادیت کو ثابت کیا جائے۔

حافظ محمد شارق الحاد کے سد باب کے لیے تجاویز لکھتے ہیں کہ :

۱۔ مذہبی راہنماؤں کے منفی کردار یا مذہب کی غیر عقلی اور شدت پسندانہ تعبیر کی بنیاد پر الحاد کی راہیں اختیار کرنے والوں کو مذہب کی جانب مائل کرنے کے لیے سب سے اولین ضرورت تو یہ ہے کہ ان کے سامنے مذہب کی درست تفہیم و تشریح پیش کی جائے اسی کے ساتھ انہیں اس جانب متوجہ کیا جائے کہ چند برے لوگوں کے اعمال اور ان کی بد اخلاقی کسی مذہب یا پوری مذہبی فکر کی نمائندگی نہیں کرتی۔

۲۔ مغربی تہذیب سے مرعوبیت کی وجہ سے الحاد کو قبول کرنے والے ملحدین کو یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ مغرب میں اہل مذہب کی ناکامیوں کی وجوہات کا مطالعہ کریں مزید یہ کہ مذہب مغرب ممالک میں حکومت و سرکاری معاملات سے نکل جانے کے باوجود بھی بڑے بڑے سائنسدانوں اور مفکرین کی ذاتی زندگیوں میں پوری آب و تاب کے ساتھ موجود رہا ہے۔[43]

نتائج بحث

عصر حاضر میں مسلم معاشروں میں نظریہ الحاد کا فکری چیلنج کہیں ظاہری طور پر اور کہیں باطنی طور پر موجود ہے، اگرچہ الحاد کی مختلف اقسام ہیں لیکن اصل میں مقصد ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ خدا اور مذہبی تعلیمات کا انسان کی زندگی میں کوئی دخل نہ ہو لہٰذا اس کی موجودہ اور نرم صورت سیکولرزم ہے جو ہر ایک کے لیے قابل قبول ہے ، یہ نظریہ اس وقت دنیا میں مذاہب کی دوڑ میں تیسرے نمبر پر موجود ہے اور اب اسلامی معاشرے بھی تیزی سے متاثر ہو رہے ہیں۔ پہلے پرنٹ میڈیا نے اس میدان میں اپنی کاوشیں دکھائی ہیں اور اب سوشل میڈیا پر تیزی کے

42 Yahya, The Fall of Atheism, 12.

43 شارق، **الحاد اور جدید ذہن کے سوالات**، 171۔

ساتھ یہ نظریہ اپنا کردار ادا کر رہا ہے اس لیے نہ صرف اپنے عقائد کو بچانے کے لیے بلکہ اپنی نئی نسل تک دین کا درست فہم پہنچانے اور ان کی صحیح خطوط پر تربیت کرنے کے لیے ضروری ہے کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لیا جائے اور ہر میدان کو استعمال کرتے ہوئے مدلل انداز میں اس کا مقابلہ کیا جائے۔

کتابیات

* لوئیس معلوف، **المنجد** (کراچی، دار الاشاعت، 1994ء)۔
* فیروز الدین، **فیروز اللغات** (لاہور: فیروز سنز، 2010ء)۔
* کرم شاہ الازہری، **تفسیر ضیاء القرآن** (لاہور: ضیاء القرآن پبلیکیشنز، 1965ء)۔
* راغب، امام اصفہانی، **مفردات القرآن** (لاہور، المکتبہ القاسمیہ، 1943ء)۔
* سید جلال الدین عمری، "**انکارِ خدا کے نتائج**"، تحقیقاتِ اسلامی، علی گڑھ، 3:2(1984ء)۔
* محمد قطب، **اسلام اور جدید مادی افکار** (لاہور: اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ، 1987ء)۔
* حافظ محمد شارق، **الحاد اور جدید ذہن کے سوالات، الحاد ایک تعارف** (لاہور: کتاب محل، 2017ء)۔
* مبشر نذیر، **الحاد جدید کے مغربی اور مسلم معاشروں پر اثرات** (کراچی: جامعہ کراچی دار التحقیق برائے علم و دانش، 2014ء)۔